(۳) بریلوی امام کی تنخواہ کیلئے چندہ دینا چاہیئے یا نہیں۔
(۴) بریلوی سے رشتہ لینا اور اس کو رشتہ دینا جائز ہے یا نہیں۔
(۵) ماتم پرسی میں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنی جائز ہے یا نہیں۔ شیخ محمد شریف۔ وزیرآباد

الجواب:۔ (۱) زکوٰۃ سے مسجد کے امام کو تنخواہ دینی درست نہیں۔ زکوٰۃ نماز اور روزہ اور حج کیطرح ایک فریضہ اور عبادت ہے اس کی ادائیگی میں دنیوی نفع اور فائدہ کے حصول کی غرض نہیں ہونی چاہیئے۔ امامت کے معاوضہ میں زکوٰۃ کا مال دینا اس لئے بھی درست نہیں کہ امام مسجد کی تنخواہ قرآن کے بیان کردہ مصارف میں داخل نہیں ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص لوجہ اللہ بغیر تنخواہ اور معاوضہ کی نیت کے نماز پڑھاتا ہے اور ساتھ ہی صاحب نصاب نہیں ہے تو زکوٰۃ دہندگان اس کو زکوٰۃ کا مصرف ہونیکی حیثیت سے زکوٰۃ کا مال دیسکتے ہیں۔

(۲) بریلویوں کے بعض عقائد کفریہ ہیں اگر یہ امام بھی عام بریلویوں کی طرح ان کے کفریہ عقائد رکھتا ہے تو اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہیئے اور اگر وہ تمام کفری عقائد سے پاک ہے تو اس کے پیچھے نماز جائز ہے لیکن قصداً اس کو امام نہیں بنانا چاہیئے ارشاد ہے۔ اجعلوا ائمتکم خیارکم۔

(۳) مبتدع غیر مضطر کی مالی امداد کر کے اس کی تقویت کا باعث نہیں بننا چاہیئے۔ قیامت کے دن سوال ہوگا کہ خدا کی دی ہوئی دولت کہاں خرچ کی تھی پس مال ودولت ان جگہوں میں صرف کرنا چاہیئے جہاں خرچ کرنے سے بریلویت یعنی بدعت وضلالت کی اشاعت کے بجائے کتاب وسنت کی اشاعت ہو اور اہل بدعت کی تقویت کے بجائے اہل سنت وجماعت کو قوت ومدد پہنچے۔

(۴) ایسی جگہ نہیں رشتہ دینا چاہیئے جہاں اپنی مولیہ کے عقائد خراب ہونے اور اس کے طوعاً یا کرہاً بدعات ورسومات میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو۔

(۵) تعزیت (ماتم پرسی) کے وقت میت کیلئے دعا کرنا آیا ہے۔ حضرت فاطمہؓ کسی صحابی کے گھر تعزیت کیلئے گئی تھیں جب واپس آئیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ فاطمہؓ! کہاں گئی تھیں۔ حضرت فاطمہؓ نے عرض کیا اس گھر والوں کے یہاں گئی تھی وہاں جا کر میں نے ان کی میت کیلئے دعاء رحمت ومغفرت کی اور ان کی تعزیت کی — (عون المعبود صفحہ ۱۶ ج ۳) لیکن خاص اس دعا کے وقت ہاتھ اٹھانے کے بارے میں کوئی روایت صحیح یا ضعیف نظر سے نہیں گذری۔

سوال:۔ میت کو دفن کرنے کے بعد اس میت کو مخاطب کر کے تلقین پڑھنا یعنی میت کا نام لیکر اس سے یہ کہنا کہ تم لا الہ الا اللہ کہو اور یہ کہو کہ میرا رب اللہ ہے اور میرا دین اسلام ہے اور میرے پیغمبر محمد ہیں) صحیح ہے یا نہیں۔ ہمارے سیلون میں لکھنؤ، مراد آباد۔ دہلی، مکہ مکرمہ میں مدرسہ دار الحدیث وغیرہ کے سند یافتہ ایک شخص مولوی عبدالقدوس نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ تلقین پڑھنا بدعت ہے اور صحیح حدیث کے خلاف ہے انکا یہ فتویٰ صحیح ہے یا نہیں؟ محمد زکریا خطیب المسجد الجامع پٹلم (سیلون)